رسید تحائفِ احباب

مجلہ فقہ اسلامی کی قارئین اور ہمارے بعض محبین نے حسب ذیل علمی تحائف ہمیں بھیجے ہیں- ہم اپنے ان احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور اللہ تعالی سے دعاء گو ہیں کہ وہ مرسلین کو اجر جزیل سے سرفراز فرمائیے (آمین) (واضح رہے کہ یہ تحائف کی وصولی کی رسید ہے کوئی تبصرہ نہیں اور نہ ہم خود کو کسی تبصرہ کا اہل خیال کرتے ہیں)- مجلس ادارت-

اس بار موصول ہونے والے تحائف میں ایک جناب پروفیسر غلام نصیرالدین شبلی مہری کا شائع کرد مقدمہ مرزائیہ بہاول پور ہے...... جو قادیانیت کے خلاف پہلا مقدمہ ہے اور ۷ فروری ۱۹۳۵ کو اس کا عدالتی فیصلہ سامنے آیا......

یہ مقدمہ حضرت شیخ الاسلام علامہ غلام محمد گھوٹوی شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ بہاول پور نے قائم کروا اور کامیابی حاصل کی۔

اس مقدمہ کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ عقیدہ ختم نبوت ضروریاتِ دین میں سے ہے اس کا ثبوت قرآن مجید احادیث رسول علیہ اجماع امت اور عقل سلیم کی روشنی میں تسلیم شدہ ہے۔ اس کا انکار باعث انتشار فی الدین موجب تفرقہ بین المسلمین اور سبب زوال مؤمنین ہے۔ اس مقدمہ کا آغاز اس سوال سے ہوا کہ آیا کوئی مرد ج آنحضرت علیہ کو اللہ تعالی کا آخری نبی نہیں مانتا بلکہ کہتا ہے کہ آنحضور علیہ کے بعد بھی نبی آسکتا ہے کیا ایس مرد کا نکاح کسی ایسی عورت سے ہوسکتا ہے جو ختم نبوت پر یقین رکھتی ہے اور کہتی ہے کہ سرور دو عالم علیہ کے بعد کسی نبی کے مبعوث ہونے کی کوئی گنجائش دینِ اسلام میں موجود نہیں ہے۔

نو سال کی طویل پیروی کے بعد دلائل شرعیہ کی رو سے حضرت گھوٹوی عدالت عالیہ بہاولپور سے ۷ فروری ۱۹۳۵ء کو یہ فیصلہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے کہ مذکورہ بالا مرد اور عورت کا باہمی نکاح جائز نہیں اور اس صورت میں کہ بعد از نکاح وہ مرد مرزائی ہوگیا ہے اس کا نکاح مسلمان عورت کے ساتھ فسخ ہے اور عدالت اس فسخ کا اعلان کرتی ہے......۱۹۷۴ کی تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں قادیانیوں کا غیر مسلم اقلیت قرار دیتے ہوئے

اس مقدمہ کی فائیل بھی منگوائی گئی اوراس سے استفادہ کرتے ہوئے ختم نبوت کا قانون منظور ہوگیا..........

جناب شیخ الاسلام محدث گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے جناب پروفیسر حافظ غلام نصیر الدین شبلی نے اس فیصلہ ومقدمہ کو ایک رسالہ کی صورت میں شائع کردیا ہے...... ملنے کا پتہ: مکتبہ قاسمیہ نزد گھنٹہ گھر ملتان' مکتبہ مہریہ کاظمیہ بالمقابل جامعہ انوار العلوم نیو ملتان مکتبہ مہر منیر دربار غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف...... (قیمت درج نہیں)

دوسرا تحفہ جناب حامد علی علیمی صاحب کا شائع کردہ رسالہ- گناہ کی اقسام اوران کے احکام ہے ...... جو دراصل ترجمہ ہے الشیخ ابراہیم بن نجیم المصری الحنفی (م ۹۷۰ھ) کی کتاب بیان الکبائر من الذنوب کا ...... ۷۵ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ جمعیت اشاعت اہل سنت پاکستان نے شائع کیا ہے فہرست مضامین میں بعض اہم فقہی اصطلاحات و تعریفات شامل ہیں مثلاً' قذف' دیوث' اسراف' ظہار' اسبال' نردشیر' طلب' منقلہ' تعریض' نجش' ایلاء' استبراء' وغیرہ...... اس رسالہ کی تقدیم میں محترم مفتی محمد عطاء اللہ نعیمی صاحب نے لکھا ہے کہ یہ رسالہ رسائل ابن نجیم الاقتصادیہ میں سے ایک ہے...... طلبہ علم کے لئے اس رسالہ کا حصول' یقیناً مفید ہوگا...... امام ابن نجیم نے متعدد کتب تالیف وتصنیف فرمائیں مگر ان کی شہرت کا سبب البحر الرائق شرح کنز الدقائق بنی اور پھر الاشباہ والنظائر نے ان کے علمی مرتبہ کو مزید آشکارا کیا...... اللہ رب العالمین جناب حامد علی علیمی صاحب کو اجر جزیل عطا فرمائے کہ انہوں نے قدیم کتب کی تلاش وجستجو' ان کے تراجم کا اہتمام اور طباعت واشاعت کا ذوق پایا ہے...... زیر نظر رسالہ جمعیت اشاعت اہل سنت نور مسجد کاغذی بازار کراچی سے حاصل کیا جاسکتا ہے ...... علاوہ ازیں ویب سائٹ پر یہ رسالہ اس عنوان پر دستیاب ہے www.ishaateislam.net..........

تیسرا تحفہ پروفیسر محمد الیاس اعظمی صاحب کی کتاب تعارف قادیانیت کا ہے...... اور انہی کی ایک اور کاوش فتاوی نوریہ کا ایک تقابلی مطالعہ بھی ہے جو ہمیں بہت پہلے مل چکا ہے مگر کوئی صاحب مطالعہ کے لئے لے گئے تھے پھر واپس کیوں کرتے؟.......... بہرکیف اس کا واپس آجانا حضرت صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری صاحبؒ کی کرامت ہے.......... تعارف قادیانیت میں مختصر انداز میں ہندوستان میں پیدا ہونے والی تحریک

☆ درنا امیدی بسی امیداست.......... پایان شب سیہ سپیداست ☆

قادیانیت اور اس کے بانی کے بارے میں ضروری معلومات دی گئی ہیں...... کتاب میں ان کتب کی ایک فہرست بھی شامل کی گئی ہے جو اس موضوع پر مختلف اوقات میں علماء کرام نے لکھی ہیں یہ فہرست ۹۹ کتب پر مشتمل ہے ۔جس میں قادیانیت کے موضوع پر تمام مکاتب فکر کے لکھنے والوں کی کتابیں' رسالے اور خصوصی شمارے وغیرہ شامل ہیں...... کاش کہ ان کتابوں کے صفحات کی تعداد کا ذکر بھی کیا جاتا تا کہ فہرست پر نظر ڈالنے والے کتاب کی اہمیت وافادیت اور اس میں موجود مواد کے بارے میں سرسری اندازہ لگا پاتے اور کتاب کے حصول کی کوشش میں کرتے ...... تاہم کتابوں کی یہ کوئی حتمی فہرست نہیں صرف ایک جھلک ہے...... کتاب کے بیک ٹائیٹل پر صاحبزادہ عدنان وحید قاسمی کا وہ قصیدہ بھی شامل ہے جو انہوں نے مؤلف کتاب ہذا جناب علامہ الیاس اعظمی صاحب کی شان میں لکھا ہے...... ۸۰ صفحات پر مشتمل قادیانیت کا یہ تعارف عام آدمی اور طلبہ کے لئے بنیادی معلومات کا حامل ہے...... جو مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد کے علاوہ نوریہ رضویہ پبلی کیشنز داتا گنج بخش روڈ لاہور سے ۶۰ روپے میں حاصل کیا جاسکتا ہے......

فتاوی نوریہ جو کہ حضرت فقیہ اعظم علامہ نور اللہ بصیر پوری کی شہرہ آفاق فقہی کاوش ہے پر علامہ محمد الیاس اعظمی نے ایک مبسوط مقالہ بعنوان ۔فتاوی نوریہ ایک تقابلی مطالعہ ......تحریر کیا ہے۔اس مقالہ میں آپ نے جن کتب فقہ وفتاوی سے فتاوی نوریہ کا تقابل کیا ہے وہ حسب ذیل ہیں......

فتاوی دارالعلوم دیوبند' امدادالفتاوی' فتاوی رشیدیہ' کفایت المفتی' مجموعۃ الفتاوی (دارالعلوم دیوبند) احسن الفتاوی' فتاوی علمائے اہل حدیث' جدید فقہی مسائل' آلات جدیدہ کے شرعی احکام' رسائل ومسائل......

مذکورہ بالا کتب کے بعض مسائل سے فتاوی نوریہ کے بعض مسائل کا تقابلی جائزہ لیتے ہوئے جناب پروفیسر الیاس اعظمی صاحب نے ان فتاوی کے مآخذ کا ذکر بھی کیا ہے...... اور اسلوب فتوی کا بھی...... باب ۶ میں رجال نوریہ میں سے بعض منتخب مستفتیین کا تذکرہ بھی کیا ہے...... آٹھویں باب میں اماکن نوریہ اور نویں باب میں نوری محاکمات شامل ہیں...... علاوہ ازیں فتاوی نوریہ کے مصدقین ومؤیدین کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے اور گیارہویں باب میں فتاوی نوریہ کی دیگر خصوصیات ذکر کی گئی ہیں ...... یوں بارہ ابواب پر مشتمل یہ کتاب فتاوی نوریہ کا دیگر فتاوی سے تقابل پیش کرتی ہے...... اس تقابلی جائزہ کی وضاحت کرتے ہوئے علامہ الیاس اعظمی صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں :...... ہم نے جدید مسائل میں اہل علم کی آراء کا جہاں تقابل کیا ہے وہاں پر دیگر مسائل حیات بالخصوص اعتقادی وکلامی اور دیگر معمولات سے متعلق مختلف مسائل اور ان کے

جوابات کا بھی موازنہ کیا ہے تا کہ ہر جہت سے عصر حاضر کے اس عظیم علمی شاہ کار کی تمام تر خوبیاں نمایاں ہوکر اہل فکر ونظر اور عام لوگوں کے سامنے آجائیں.......... ہمارے خیال میں علامہ صاحب اپنی کوشش میں کامیاب رہے ہیں.......... ۴۴۸ صفحات کی یہ کتاب القلم پبلیکیشنز لاہور نے شائع کی ہے اور لاہور کے تمام کتب خانوں پر دستیاب ہے علاوہ ازیں جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع اوکاڑا سے بھی حاصل کی جا سکتی ہے..... قیمت درج نہیں......

من طرائف العلماء و للعلماء فقط

حدثنا ابو الحسن علی بن الحسن الرازی قال ناابوعبدالله محمد بن الحسین الزعفرانی نزیل واسط قال ثنااحمد بن زهیر قال حدثنی سلیمان بن ابی شیخ قال مساور الوراق :

☆کنامن الدین قبل الیوم فی سعة حتی ابتلینا باصحاب المقاییس☆

☆قاموامن السوق اذقلت مکاسبهم فاستعملواالرای عند الفقروالبؤس☆

☆ اما العریب فامسوالاعطاء لهم وفی الموالی علامات المفالیس☆

فلقیه ابوحنیفة فقال له هجوتنا فنحن نرضیک' فبعث الیه بدراهم فقال :

☆اذا مااهل مصر بادهونا.......................بداهیة من الفتیالطیفة☆

☆اتینا هم بمقیاس صحیح ....صلیب من طراز ابی حنیفة ☆

☆اذا سمع الفقیه به وعاه ....واثبته بفقه فی صحیفه☆

سلام الله علیک یا ابا حنیفة منا ومن اهل العلم

(مجلس الادارة مجلة الفقه الاسلامی کراتشی)

☆ اولئک کالانعام بل هم اضل گاوان وخران باربردار..... بہ زآدمیان مردم آزار☆